سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۱۴ر نومبر بوقت ۸ بجے صبح

کل حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر رہی اور کمزوری میں بھی فرق رہا۔ اس وقت طبیعت اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے حضور ایدہ اللہ کو شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین ۔

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

آپس میں اخوت و محبت پیدا کرو اور درندگی اور اختلاف کو چھوڑ دو

ایک دوسرے کے ساتھ عزت سے پیش آؤ۔ ہر ایک اپنے آرام پر اپنے بھائی کے آرام کو ترجیح دیوے

"اللہ تعالیٰ کسی کی پرواہ نہیں کرتا مگر صالح بندوں کی۔ آپس میں اخوت اور محبت کو پیدا کرو۔ اور درندگی اور اختلاف کو چھوڑ دو۔ ہر ایک قسم کے ہزل اور تمسخر سے مطلقاً کنارہ کش ہو جاؤ۔ کیونکہ تمسخر انسان کے دل کو صداقت سے دور کر کے کہیں کا کہیں پہنچا دیتا ہے۔ آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ عزت سے پیش آؤ۔ ہر ایک اپنے آرام پر اپنے بھائی کے آرام کو ترجیح دیوے۔ اللہ تعالیٰ سے ایک سچی صلح پیدا کر لو۔ اور اس کی اطاعت میں واپس آجاؤ اللہ تعالیٰ کا غضب زمین پر نازل ہو رہا ہے۔ اور اس سے بچنے والے وہی ہیں جو کامل طور پر اپنے سارے گناہوں سے توبہ کر کے اس کے حضور میں آتے ہیں۔

تم یاد رکھو کہ اگر اللہ تعالیٰ کے فرمان میں تم اپنے تئیں لگاؤ گے اور اس کے دین کی حمایت میں ساعی ہو جاؤ گے تو خدا تمام روکاوٹوں کو دور کر دے گا اور تم کامیاب ہو جاؤ گے۔ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ کسان عمدہ پودوں کی خاطر کھیت میں سے ناکارہ چیزوں کو اکھاڑ کر پھینک دیتا ہے اور اپنے کھیت کو خوشنما درختوں اور بارآور پودوں سے آراستہ کرتا اور ان کی حفاظت کرتا اور ہر ایک ضرر اور نقصان سے ان کو بچاتا ہے۔ مگر وہ درخت اور پودے جو پھل نہ لاویں اور گلنے اور خشک ہونے لگ جاویں اُن کی مالک پرواہ نہیں کرتا کہ کوئی مویشی آکر اُن کو کھا جاوے یا کوئی لکڑہارا ان کو کاٹ کر تنور میں ڈال دیوے۔ سو ایسا ہی تم بھی یاد رکھو اگر تم اللہ تعالیٰ کے حضور میں صادق ٹھہرو گے تو کسی کی مخالفت تمہیں تکلیف نہ دے گی۔ پر اگر تم اپنی حالتوں کو درست نہ کرو اور اللہ تعالیٰ سے فرمانبرداری کا ایک سچا عہد باندھو تو پھر اللہ تعالیٰ کو کسی کی پرواہ نہیں۔ ...... تم خدا کے عزیزوں میں شامل ہو جاؤ تا کہ کسی وبا کو یا آفت کو تم پر ہاتھ ڈالنے کی جرأت نہ ہو سکے۔ کیونکہ کوئی بات اللہ تعالیٰ کی اجازت کے بغیر زمین پر ہو نہیں سکتی۔ ہر ایک آپس کے جھگڑے اور جوش اور عداوت کو درمیان میں سے اٹھا دو کہ اب وہ وقت ہے کہ تم ادنیٰ باتوں سے اعراض کر کے اہم اور عظیم الشان کاموں میں مصروف ہو جاؤ۔"

(الحکم ۲۷ رمئی ۱۸۹۸ء)

جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ ۱۹۶۳ء

مورخہ ۲۶، ۲۷، ۲۸ ردسمبر ۱۹۶۳ء

احباب جماعت کی آگاہی کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ مورخہ ۲۶-۲۷-۲۸ ردسمبر ۱۹۶۳ء بروز جمعرات۔ جمعہ و ہفتہ بمقام ربوہ منعقد ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ

احباب جماعت ابھی سے عزم کر لیں کہ وہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں شامل ہو کر اس کی عظیم الشان برکات سے مستفیض ہوں گے۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

امتحان انصار اللہ سہ ماہی چہارم ۱۹۶۳ء

تاریخ امتحان ۶/۱۲/۶۳ برائے ربوہ۔ ۸/۱۲/۶۳ برائے بیرونجات

نصاب معیار اول (ا) آخری پارہ کا ربع اول ترجمہ و حفظ

(ب) کسی بستی میں داخل ہونے کی دعا

نصاب معیار دوم (ا) قرآن مجید ناظرہ جتنا ہو سکے۔

(ب) بستی میں داخل ہونے کی دعا

(قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۵ نومبر ۶۳ء

تباہی سے انسان کس طرح بچ سکتا ہے

کل کے اداریہ میں ہم نے عرض کیا ہے کہ جماعت احمدیہ کو اللہ تعالیٰ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے توسط سے اسلئے کھڑا کیا ہے تا کہ وہ "اسلام" یعنی "امن و سلامتی" کے دین کو ساری دنیا میں قائم کر دے تا کہ دنیا امن کا گہوارہ بن جائے۔

ہم دیکھتے ہیں کہ آج دنیا طرح طرح کی مصیبتوں میں گرفتار ہے یہاں تک کہ آج مغربی دانشمند بھی کہنے لگے ہیں کہ اگر دنیا انہی طریقوں پر کاربند رہی تو جلد ہی اس کا نام و نشان مٹ جائے گا۔ سائنس کی ترقی نے خطرناک اور مہلک ہتھیار انسان کے ہاتھ میں دے دئے ہیں اگر اس بے پناہ طاقت کے سنبھالنے اور اس کو قابو میں رکھنے کا ذریعہ پیدا نہ ہو تو اغلب ہے کہ کسی دن دنیا تباہ ہو کر رہ جائے گی۔ اگر انسان روز بروز جیوانی خصائل میں بڑھتا چلا گیا اور اخلاق اور مذہب نے اس کی رفتار میں بریک نہ لگایا تو شیطان جو اسی تاک میں رہتا ہے ایک نہ ایک دن اس کو اکسا کر ایسے خطرناک حالات سے دوچار کر دے گا کہ یہ دنیا انسانوں کے لئے جہنم زار بن جائے گی اور یہاں انسانوں کی صورت میں شیاطین رقص کرنے لگیں گے اسی طرح جس طرح صحرا میں بگولے رقص کرتے ہیں۔

بے شک عقل انسان کی ایک حد تک حفاظت کرتی ہے۔ دانشمندی کا بے شک یہ تقاضا ہے کہ شیطانی قوتوں کو انسان قابو میں رکھے تا کہ دنیا تباہ نہ ہو جائے لیکن تا کجے۔ عقل چراغ راہ تو بے شک ہے مگر وہ مینارِ منزل نہیں ہے۔ وہ راستہ کے نشیب و فراز سے تو آگاہ کر سکتی ہے مگر وہ حقیقی منزل متعین نہیں کر سکتی بلکہ سائنس اور فلسفہ کی ترقی کا نتیجہ تو ہم یہی دیکھتے ہیں کہ انسان اپنی زندگی میں کوئی خاص مقصد نہیں دیکھ سکتا۔ سائنس اور فلسفہ علت و معلول کا علم تو ہم کو دیتے ہیں مگر علت العلل کا کوئی پتہ نہیں دے سکتے اور اگر کچھ نشانات دکھاتے بھی ہیں تو وہ اس کا بالمواجہ نظارہ نہیں کرا سکتے۔ الغرض عقل ہمیں مقصد حیات کا علی وجہ البصیرت حق الیقین نہیں دے سکتی۔ یہی وجہ ہے کہ آج وہ لوگ جو سائنس اور فلسفہ میں سب سے زیادہ ترقی یافتہ ہیں۔ وہی اخلاق اور مذہب سے بھی عاری ہیں۔ اور گناہ کی وادیوں میں کودتے چلے جاتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:۔

لقد خلقنا الانسان
فی احسن تقویم ثم
رددناہ اسفل سافلین
الا الذین اٰمنوا و
عملوا الصالحات۔

یعنی ہم نے انسان کو بہترین ہیئت میں پیدا کیا ہے پھر وہ پستیوں کی پستی میں گر جاتا ہے البتہ وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک اعمال کرتے ہیں بچ جاتے ہیں۔

فلھم اجر غیر ممنون

اور پھر وہ ترقی کرتے کرتے اللہ تعالیٰ کی غیر مختتم نعمتوں کے وارث بن جاتے ہیں۔

بے شک انسان پیدائشی طور پر گناہ سے پاک ہوتا ہے مگر چونکہ اللہ تعالیٰ نے اس کو نیک و بد عمل کا اختیار دیا ہے اس لئے وہ برائی کی طرف جھک جاتا ہے اور پستیوں کی پستی کی حد تک چلا جاتا ہے آج دنیا کو ہم دیکھتے ہیں کہ وہ عقل و خرد کے سہارے کے باوجود سائنس اور فلسفہ کی ترقی کے ساتھ ساتھ پستی کی گہرائیوں میں گرتی چلی جاتی ہے۔ اور گناہ کی وادیوں میں پراگندہ ہو رہی ہے۔ اس شیطانی ظلمات سے وہ اس وقت نکل سکتی ہے جب وہ توبہ کر کے گناہ کو خیرباد نہ کہے اور گناہ سے چھٹکارہ صرف ایمان اور اعمال صالحہ سے حاصل ہو سکتا ہے حقیقت یہ ہے کہ بغیر اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے کے گناہ سے چھٹکارہ ممکن نہیں اور اگر انسان نے جلد گناہ سے چھٹکارہ حاصل نہ کیا تو تباہی کا جو خطرہ لگا ہوا ہے وہ نہیں ٹلے گا۔ اور دنیا واقعی تباہ ہو کر رہے گی۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"اصل بات یہ ہے کہ جس طرح طبیب کے پاس کوئی بیمار جاتا ہے تو اس وقت تک وہ اس کا علاج نہیں کر سکتا جب تک وہ یہ تشخیص نہ کر لے کہ مرض کا اصل سبب کیا ہے اور جب وہ مرض کا اصل سبب معلوم کر لیتا ہے تو پھر وہ اس کا علاج تجویز کرتا ہے۔ لیکن جب تک پورے پورے طور پر مرض کی تشخیص نہیں ہو لیتی تو وہ عمدہ طور پر اس کا علاج نہیں سوچ سکتا۔ ٹھیک یہی حال گناہ کا ہے کیونکہ گناہ ایک روحانی بیماری ہے جب تک اس کی ماہیت معلوم نہیں ہوتی اس وقت تک انسان گناہ سے بچ نہیں سکتا اس پر یہ سوال ہو سکتا ہے کہ انسان گناہ کی طرف کیوں جھکتا ہے اور یہ گناہ کا خیال پیدا ہی کیوں ہوتا ہے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ عام طور پر دیکھا جاتا ہے کہ اس وقت تک انسان گناہ کرتا ہے جب تک وہ خدا سے بیخبر رہتا ہے۔ بھلا کیا کوئی شخص جو چوری کرتا ہے وہ اس وقت کرتا ہے جبکہ گھر کا مالک جاگتا ہو اور روشنی بھی ہو یا اس وقت کرتا ہے جبکہ گھر کا مالک سویا ہوا ہو اور ایسا اندھیرا ہو کہ کچھ دکھائی نہ دیتا ہو؟ صاف ظاہر ہے کہ وہ اس وقت چوری کرتا ہے جب وہ یقین کرتا ہے کہ مالک بیخبر ہے اور روشنی نہیں ہے۔ اسی طرح پر ایک شخص جو گناہ کرتا ہے وہ اس وقت کرتا ہے جبکہ خدا سے بیخبر ہو جاتا ہے اور اس کو اس پر کچھ یقین نہیں ہوتا نہ اس وقت جبکہ اس کو یقین ہو کہ خدا ہے۔ اور وہ اس کے اعمال کو دیکھتا ہے اور اس کو سزا دے سکتا ہے اور یہ علم ہو کہ اگر میں کوئی کام اس کی خلاف مرضی کروں گا تو وہ اس کی سزا دے گا۔ جب یہ علم اور یقین خدا کی نسبت ہو تو پھر گناہ کی طرف میل اور توجہ نہیں ہو سکتی جب انسان یہ یقین رکھتا ہے کہ میں ہمیشہ اس کے ماتحت ہوں اور وہ میری بداعمالیوں کی سزا دے سکتا ہے اور میرے اعمال کو دیکھتا ہے پھر جرأت نہیں کر سکتا جیسے ایک بھیڑ کو بھیڑیئے کے سامنے باندھ دیا جاوے تو کسی دوسرے کے کھیت کی طرف جانا درکنار اس کے سامنے کتنا ہی گھاس کھانے کے لئے ڈالا جاوے تو وہ اس کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھے گی کیونکہ ایک خوف مہیب اس پر غلبہ کئے ہوئے ہے پس جبکہ خوف ایک وحشی جانور تک اپنا اتنا اثر کر سکتا ہے کہ وہ کھانا تک چھوڑ دیتا ہے تو پھر انسان جب اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کے سامنے اسی طرح سمجھے۔ اور یقین کرے کہ وہ دیکھتا ہے اور گناہ پر سزا دیتا ہے تو اس یقین کے بعد گناہ کی طرف متوجہ نہیں ہو سکتا بلکہ وہ یقین رکھتا ہے کہ وہ صاعقہ کی طرح اس پر گرے گا اور تباہ کر دے گا۔ پس یہ خوف جو خدا تعالیٰ کو بزرگ و برتر اور قدرت والا ماننے سے پیدا ہوتا ہے۔ اس کو گناہ سے بچائے گا اور یہ سچا ایمان پیدا کرے گا۔"

(ملفوظات جلد چہارم
صفحہ ۳۰۸ تا ۳۱۰)

اس سے واضح ہے کہ جماعت احمدیہ کا حقیقی کام یہ ہے کہ دنیا کو اللہ تعالیٰ سے پھر آشنا کرائے اور وہ ایسا اسی وقت کر سکتی ہے جب وہ زندہ خدا کو اپنے اعمال میں نمایاں کرے۔

ولادت

اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ اسنے محض اپنے فضل سے مجھے یکے بعد دیگرے دو نواسے عطا فرمائے ہیں پہلے ۲۷ مئی بروز پیر میری بڑی لڑکی عزیزہ مسرت کے ہاں لڑکا تولد ہوا جس کا نام زبیر رکھا گیا اور اب ۳۰ اکتوبر بروز بدھ میری چھوٹی لڑکی عزیزی صادقہ قدسیہ کے ہاں بچہ پیدا ہوا جس کا نام اسامہ اظہر رکھا گیا۔ میرا پہلا نواسہ مکرم ملک سعد اشعر خان صاحب بی۔ اے (ایم ایڈ) کا پوتا ہے اور دوسرا عزیزم قریشی سعید احمد صاحب اظہر مربی سلسلہ احمدیہ شیخوپورہ کا لڑکا اور حضرت ماسٹر محمد علی صاحب اظہر رضی اللہ عنہ کا پوتا ہے۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان دونوں بچوں کی عمر صحت اور اقبال میں برکت دے اور انہیں بڑے ہو کر سلسلہ کی خدمت کی توفیق عطا فرمائے تا کہ یہ اپنے والدین کے لئے صحیح معنوں میں قرۃ العین ثابت ہوں۔

(خاکسار محمد یعقوب مولوی فاضل انچارج شعبہ زودنویسی ربوہ)

وَاِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا عِنْدَنَا خَزَائِنُہٗ وَمَا نُنَزِّلُہٗٓ اِلَّا بِقَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی تحریر فرمودہ

تفسیرِ کبیر و تفسیرِ صغیر کے محاسن

از مکرم ابوالمنیر مولوی نورالحق صاحب جامعہ احمدیہ ربوہ

ذیل میں ہم تفسیر کبیر کی بعض خوبیوں کا ذکر کرتے ہیں

پہلی خوبی

تفسیر کبیر کی سب سے بڑی خوبی اور سب سے بڑا حسن جو قابل ذکر ہے یہ ہے کہ اس میں آیات اور سورتوں کی ترتیب ایسے رنگ میں بیان ہوئی ہے کہ قرآن کریم کے معانی کا ایک سلسلہ پوری ترتیب کے ساتھ پڑھنے والے کی سمجھ میں آجاتا ہے۔ یہ ظاہر ہے کہ کسی کتاب میں بھی پڑھنے والے کی دلچسپی تبھی قائم رہ سکتی ہے جب اس کا مضمون شروع سے لے کر آخر تک مسلسل ترتیب کے ساتھ بیان ہو رہا ہو۔ لیکن اگر کہیں مضمون بے ربط ہو جائے تو فوراً طبیعت اچاٹ ہو جاتی ہے۔ قرآن مجید کی ۱۱۴ سورتیں ہیں اور پھر ہر سورت میں متعدد آیات ہیں۔ ان سورتوں کو پڑھتے ہوئے بڑی مشکل یہی پیش آتی ہے کہ ان سورتوں کا آپس میں کیا تعلق یا سورتوں کی آیات کا آپس میں کیا تعلق ہے۔ اور تعلق سمجھ نہ آنے کی صورت میں قرآن مجید پڑھتے ہوئے طبیعت اچاٹ ہو جاتی ہے۔ پرانے مفسرین میں سے سوائے علامہ ابوحیان کے جو تفسیر بحر محیط کے مصنف ہیں کسی نے ترتیب قرآن بیان کرنے کی طرف توجہ نہیں دی۔ علامہ حیان نے ایک رنگ میں کوشش کی ہے۔ لیکن نامکمل جس سے طبیعت پوری طرح سیر نہیں ہوتی اور پھر چونکہ یہ تفسیر عربی زبان میں ہے۔ اس سے عربی نہ جاننے والے استفادہ نہیں کر سکتے۔ حضرت ولی اللہ شاہ محدث دہلوی جو قریب کے عرصہ میں گذرے ہیں اور انہوں نے اسلام کی بہت بڑی خدمت کی ہے۔ اور وہ مجدد وقت بھی سمجھے جاتے ہیں۔ انہوں نے اپنی کتاب فوز الکبیر میں قرآن مجید کی ترتیب کے متعلق جو کچھ لکھا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ قرآن مجید میں ان کے نزدیک ترتیب نہیں۔ بلکہ جس طرح بادشاہ مختلف اوقات میں رقعات لکھتے ہیں۔ اسی طرح سے خدا تعالیٰ نے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف مختلف سورتیں نازل کیں۔ گویا ان کے نزدیک سورتوں کا آپس میں کوئی تعلق نہیں۔ قرآن مجید کے اکمل و افضل نہ ہونے پر معترضین کی طرف سے یہ دلیل پیش کی جا سکتی ہے۔ اور پیش کی جاتی رہی ہے کہ اس میں تو ترتیب ہی نہیں۔ پس اگر کوئی تفسیر ایسی ہے جس نے قرآن مجید کی ترتیب آیات کی آیات سے اور سورتوں کی سورتوں سے بیان کی ہے تو وہ صرف تفسیر کبیر ہے جس کو پڑھنے سے قرآن مجید کا مفہوم پورے طور سے سمجھ آجاتا ہے۔ قرآن مجید کی ترتیب کا علم ایک ایسا علم ہے جو اللہ تعالیٰ نے ہمارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کو خاص طور پر اپنی جناب سے دیا ہے۔ اور حضور نے اس کے متعلق متعدد بار اپنی تفسیر میں اور تقاریر میں ذکر فرمایا ہے۔ چنانچہ حال ہی میں حضور کی تقریر جو آپ نے ۱۹۲۵ء کے جلسہ سالانہ پر فرمائی تھی۔ الفضل ۱۱ر جولائی ۱۹۶۳ء میں شائع ہوئی ہے۔ اسمیں حضور فرماتے ہیں

"میرا ترجمہ اور میری تفسیر ہمیشہ ترتیب آیات اور ترتیب سُوَر کے ماتحت ہوتی ہے۔ اور یہ لازمی ہے کہ جو شخص اس نکتہ کو مدنظر رکھے گا وہ فوراً یہ نتیجہ نکال لے گا اور اس ترتیب کے ماتحت فلاں فلاں آیات کے کیا معانی ہیں۔ فرض کرو ایک نقطہ یہاں ہے اور ایک وہاں اور درمیان میں جگہ خالی ہے تو ہوشیار آدمی دونوں کو دیکھ کر خود بخود درمیانی خلا کو پُر کر سکے گا۔ اور وہ سمجھ جائے گا کہ جب یہ نقطہ فلاں بات کی طرف توجہ دلاتا ہے۔ اور وہ نقطہ فلاں بات کی طرف تو درمیان میں جو کچھ ہوگا۔ وہ بہرحال وہی ہوگا جو ان دونوں نقطوں کے مطابق ہو۔ اگر درمیانی مضمون کسی اور طرف چلا جائے تو دائیں بائیں کے مضامین بھی لازماً ادھورے رہ جائیں گے اور سلسلہ مطالب کی کڑی ٹوٹ جائے گی۔ پس میں چونکہ ہمیشہ آیات اور ترتیب سُوَر کو ملحوظ رکھ کر تفسیر کیا کرتا ہوں۔ اس لئے اگر کوئی شخص میری ترتیب کو سمجھ لے تو گو میں نے کسی آیت کی کہیں تفسیر کی ہوگی اور کسی آیت کی کہیں۔ درمیانی آیات کا حل کرنا اس کے لئے بالکل آسان ہوگا۔ کیونکہ ترتیب مضمون اسے اور کسی طرف جانے ہی نہیں دے گی۔ اور وہ اس بات پر مجبور ہوگا کہ باقی آیتوں کے وہی معنے کرے جو اس ترتیب کے مطابق ہوں...... پس میری تفسیر کے نوٹوں سے انسان سارے قرآن کریم کی تفسیر سمجھ سکتا ہے۔ بشرطیکہ وہ ہشیار ہو۔ اور قرآن کریم کو سمجھنے کا مادہ اپنے اندر رکھتا ہو"۔

الغرض یہ کہ یہ ایک ایسی خوبی ہے جو تفسیر کبیر کو دوسری تمام تفاسیر سے ممتاز کرتی ہے۔ اور جو شخص چاہتا ہے کہ اسے قرآن مجید کے تمام مضمون پر پوری طرح آگاہی ہو جائے اس تفسیر کا بالاستیعاب مطالعہ کرنا چاہئیے۔

دوسری خصوصیت

تفسیر کبیر کی دوسری خصوصیت یہ ہے کہ قرآن مجید کی آیات کا جو ترجمہ یا تفسیر کی گئی ہے۔ اس کے متعلق عربی زبان کی لغت کو بطور شاہد کے پیش کیا گیا ہے۔ اور وہی معنے اختیار کئے گئے ہیں۔ جس کی لغت اجازت دیتی ہے تفسیر کے معنے تشریح کرنے کے ہیں۔ اور اگر تشریح لغت کو مدنظر رکھے بغیر کی جائے۔ تو اس میں بہت کچھ رائے کا بھی دخل ہو جاتا ہے اور پڑھنے والا یہ تشریح کر سکتا ہے کہ جو تشریح مصنف نے بیان کی ہے۔ یہ اس کی اپنی رائے کے مطابق ہے۔ لیکن اگر اس تشریح کی تائید میں لغت عرب کو بھی پیش کیا جائے۔ اور بتایا جائے کہ یہ تشریح لغت عرب کے مطابق ہے۔ تو کوئی شخص اس پر اعتراض نہیں کر سکتا۔ اور پڑھنے والے کو اطمینان ہوتا ہے کہ مصنف جو کچھ نظریہ پیش کر رہا ہے۔ وہ درست ہے خواہ وہ دوسرے مفسرین کی آراء کے خلاف ہی نہ ہو۔

پس تفسیر کبیر کی دوسری خوبی یہ ہے کہ قرآن مجید کی آیات کی تفسیر اور تشریح کرتے ہوئے مشکل الفاظ کی حل لغات بھی دی گئی ہے اور مستند کتب لغت سے حوالہ جات اخذ کئے گئے ہیں

تیسری خصوصیت

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ قرآن کریم کا ایک ظاہر ہے اور ایک باطن۔ اور ہر بطن کے سات سات بطن ہیں۔ اس صورت میں آپ غور کیجئے کہ ایک ہی آیت کے کتنے معانی ہو سکتے ہیں۔ اگر قرآن مجید ان سارے معانی کو کھول کر بیان کرتا۔ تو یہ ہزاروں جلدوں کی کتاب بن جاتی۔ جس کا پڑھنا اور مطالعہ کرنا ناممکن ہوتا۔ بلکہ اس کا سنبھالنا بھی مشکل ہوتا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے اتنی بڑی کتاب اتارنے کی بجائے ایک چھوٹی سی کتاب اتاری جو آسانی کے ساتھ یاد کی جا سکتی ہے۔ اور اپنے پاس رکھی جا سکتی ہے۔ اور اگر یاد نہ ہو۔ تو اس کو دیکھ کر مطالعہ کیا جا سکتا ہے۔

عربی زبان ایک ایسی زبان ہے۔ جس کے ایک ایک لفظ کے کئی معانی ہوتے ہیں۔ اور یہ خوبی کسی دوسری زبان میں اس رنگ میں نہیں پائی جاتی۔ قرآن مجید میں بظاہر اللہ تعالیٰ نے ایک لفظ بیان کیا ہوتا ہے۔ لیکن وہ لفظ اپنے اندر متعدد معانی رکھتا ہے۔ اور وہ معانی لغت عرب سے کھلتے ہیں۔ مثلاً سورۃ بقرہ کی پہلی آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

ذَالِكَ الْكِتَابُ لَا رَيْبَ
فِيهِ

اب ریب کے معنے عام طور پر شک کے بیان کئے جاتے ہیں اور مطلب یہ بیان کیا جاتا ہے کہ یہ ایسی کتاب ہے جس میں کوئی شک نہیں۔ لیکن لغت کے لحاظ سے ریب کے معنے یہ ہیں

اَلظِّنَّةُ وَالتُّهْمَةُ

تخمین سے بلا دلیل کوئی بات کہنا یا محض وہم سے کسی پر الزام لگانا۔ اور اس کی سچائی میں شبہ کرنا۔ الشک شک۔ الحاجۃ کمی۔ ضرورت اور اسی طرح اس کے معنے مصیبت اور آفت کے بھی ہیں۔ گویا ان مختلف معانی کے لحاظ سے قرآن مجید کی اس آیت کے یہ معنے ہوں گے۔

اوّل۔۔ اس میں کسی صداقت کا انکار نہیں ہے بلکہ سب صداقتوں کا اقرار کیا گیا ہے اور نہ ہی سب ضروری امور پر سے تہمتوں اور بدگمانیوں کو دور کیا گیا ہے۔

۲۔ اس میں کوئی ظنی اور شکی بات نہیں بلکہ ہر بات دلیل سے بیان کی گئی ہے۔

۳۔ یہ کلام محفوظ اور یقینی ہے اور ہمیشہ محفوظ رہے گا

۴۔ اس میں کوئی ایسا امر نہیں جو انسان کے لئے تکالیف اور تباہی کا موجب ہو۔

۵۔ اس میں سب ضروری امور بیان کر دئے

گئے ہیں۔ اور کوئی ایسا مذہبی، اخلاقی تمدنی، اقتصادی، سیاسی وغیرہ مسئلہ نہیں جس کے بارہ میں اس میں مکمل تعلیم نہ دی گئی ہو۔

اب آپ غور کریں کہ اس آیت میں جو پانچ اہم امور بیان کئے گئے ہیں ان کو مفصل بیان کرنے کے لئے سینکڑوں صفحات درکار ہیں۔ اگر ان میں سے ہر ایک مضمون کو علیحدہ علیحدہ مفصل بیان کیا جاتا تو سینکڑوں صفحات پر مشتمل ایک جلد تیار ہو جاتی لیکن اللہ تعالےٰ نے ایسا نہیں کیا بلکہ اس کو عربی زبان میں اتارا جس کے ایک ہی لفظ میں متعدد معانی مضمر ہوتے ہیں اور آگے پڑھنے والے پر چھوڑ دیا کہ وہ ان معانی کو لغتِ عرب سے حل کرے اور ان پوشیدہ مضامین سے پردہ اٹھائے جو بیان کردہ الفاظ کے ماتحت مستور ہیں۔

... ...

... ...

تفسیر کبیر کے محاسن میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اس میں لغت عرب کے مطابق الفاظ کے مختلف معانی سے پردہ اٹھا کر اس کی مختلف تشریحات کو لوگوں کے سامنے ظاہر کیا گیا ہے۔ اس طور پر قرآن مجید کے معانی کو بیان کرنا ہر ایک شخص کا کام نہیں۔ ایسا وہی شخص کر سکتا ہے جس کو اللہ تعالےٰ نے وسعت علمی عطا کی ہو۔ کیونکہ بعض اوقات عربی الفاظ کے ایسے معانی بھی لغت میں ہوتے ہیں جو منشائے خداوندی کے مطابق نہیں ہوتے۔ اور وہ قرآن مجید کے دوسرے مضامین کے ساتھ مطابقت نہیں کھاتے اس لئے یا تو ان کو چھوڑنا پڑتا ہے یا پھر اس کی کوئی ایسی توجیہہ کرنی پڑتی ہے جس پر کوئی اعتراض نہ ہو سکے۔ اور یہ سب کچھ وسعتِ علم کو چاہتا ہے۔ تفسیر کبیر میں مذکورہ بالا طریق کو اختیار کیا گیا ہے اور اس طرح پر قرآن مجید کے الفاظ کے اندر پوشیدہ معانی اور تشریحات کو دلائل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ اسی لئے یہ تفسیر حقیقتاً کبیر بن گئی ہے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جو یہ فرمایا تھا کہ قرآن کریم کا ایک ظاہر ہے اور ایک باطن ہے اور ہر بطن کے آگے سات بطن ہیں۔ گو ہمیں حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے بیان کردہ ارشاد کے ماتحت سارے معانی پر اطلاع نہ ہو سکے لیکن وہ طریق جو تفسیر کبیر میں اختیار کیا گیا ہے اس سے متعدد تشریحات اور معانی کا علم ہوتا ہے جس سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اس قول کی تصدیق اور تائید ہوتی ہے۔

چوتھی خصوصیت

جب پہلی تفاسیر قرآن کریم کی لکھی گئیں اس وقت عربی زبان میں مکمل بائیبل موجود نہ تھی۔ کیونکہ طباعت واشاعت کے وہ سامان جو اس زمانہ میں ایجاد ہوئے ہیں اس وقت موجود نہیں تھے بلکہ کچھ کچھ ٹکڑے ملتے تھے اور بائیبل کے جن ٹکڑوں کے تراجم عربی زبان میں تھے ان سے بھی فائدہ اٹھانا مفسرین کے لئے مشکل تھا۔ اس وجہ سے پرانے مفسرین نے قرآن کریم کے ان مضامین کی طرف جن میں موسوی سلسلہ کی تاریخ کی طرف اشارہ ہے صرف اپنے علم کے مطابق روشنی ڈالی ہے جو بعض دفعہ نہایت مایوس کن اور بعض دفعہ مضحکہ خیز ہو جاتی ہے مغربی مصنفین ان کی غلطیوں کو قرآن کریم کی طرف منسوب کر کے ہنسی اڑاتے ہیں۔ حالانکہ ان مفسروں نے جو کچھ لکھا بائیبل کو پڑھ کر نہیں لکھا بلکہ یہودی اور مسیحی علماء سے پوچھ کر لکھا۔ بعض دفعہ ان علماء نے بائیبل کی بجائے اپنی روایات کی کتب سے انہیں مضمون بتا دیئے اور بعض دفعہ ان کی ناواقفیت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ان سے تمسخر کیا۔ بے شک ان پر اعتبار کر کے ان مفسرین نے سادگی اور بے احتیاطی کا اظہار کیا لیکن اس بات سے اس زمانہ کے یہودی اور مسیحی علماء کی دیانت اور ان کے تقوی پر جو زد پڑتی ہے وہ بھی نظر انداز نہیں کی جا سکتی۔ پس موجودہ مغربی مصنفین کو بجائے قرآن کریم کے مفسرین پر ہنسی اڑانے کے خود اپنے آباء کی دیانت پر ماتم کرنا چاہیئے تھا اب جبکہ ایجادات کثرت سے ہو گئی ہیں اور طباعت کے لئے سامان نکل آئے ہیں اور بائیبل کے علوم ہر کس و ناکس کے لئے ظاہر ہو گئے ہیں۔ اب اس زمانہ کے لوگوں کا کام تھا کہ وہ اس بات کو ثابت کرتے کہ قرآن مجید نے موسوی سلسلہ کی تاریخ کے متعلق جن باتوں کو بیان کیا ہے وہی درست ہیں اور ان پر اعتراض کرنا جہالت کا مظاہرہ ہے موجودہ زمانہ کے مفسرین میں سے اگر کسی نے اس طرف توجہ کی ہے تو وہ حضرت امام جماعت احمدیہ ہی ہیں۔ جنہوں نے اپنی تفسیر میں مدلل طور پر بیان کیا ہے کہ موسوی سلسلہ کی تاریخ کے بارہ میں جن امور کو قرآن کریم نے بیان کیا ہے وہی درست اور صحیح ہیں اور اس کے مقابلے میں بائیبل پر اعتماد کرنا کسی طرح بھی درست نہیں کیونکہ وہ انسانی دست برد سے بچ نہیں سکی اور نہ وہ قابل اعتماد ہے۔ (باقی)

درخواست دعا

میرے شوہر چوہدری کرامت اللہ صاحب آف کراچی اپریل ۱۹۶۳ء میں بغرض علاج یورپ تشریف لے گئے تھے اسلئے کہ ۱۹۶۱ء میں ان کا آکسفورڈ میں برین ٹیومر کا اپریشن ہوا تھا اپریل میں ٹانگوں میں بے حد کمزوری محسوس کرتے تھے چنانچہ یہاں کئی ڈاکٹروں کو دکھایا سب نے یہی مشورہ دیا کہ بہتر ہے آپ آکسفورڈ جا کر اسی ڈاکٹر کو دکھائیں جسنے آپکا اپریشن کیا تھا چنانچہ ۱۱ اپریل کو بذریعہ ہوائی جہاز آکسفورڈ روانہ ہو گئے وہاں مختلف قسم کے ٹسٹ ہوئے جن کے بعد انکی ٹانگوں کی کمزوری اور بڑھ گئی حتیٰ کہ بائیں طرف فالج کا اثر ہو گیا اور یہ مئی جون اور نصف جولائی تک اپنے بیٹے عزیز منظور کے پاس بریڈ فورڈ ٹھیرے رہے مختلف طریقہ علاج سے افاقہ نہ ہوا تو ڈاکٹر نے کہا اپنے ملک چلے جائیں شاید خود بخود ہی آرام آ جائے۔ چنانچہ واپسی پر پہلے حکیم کا اور ساتھ ہی ڈاکٹر ذکی الحسن اور ڈاکٹر جمعہ کا علاج شروع کر دیا حتیٰ کہ ہومیو پیتھک علاج بھی جاری رکھا مگر ہنوز فالج کا اثر ہے کافی کمزور ہو چکے ہیں بخار بھی ہو جاتا رہا ہے البتہ اب بخار کا آرام ہے۔ پرسوں ڈاکٹر جمعہ نے دیکھ کر تسلی کا اظہار کیا ہے کہ پہلے سے کنڈیشن بہتر ہے پہلے تو بات تک نہیں کرتے تھے فکر تھا کہ فالج کا اثر زبان پر بھی ہے مگر ایک ہفتے سے باتیں کرتے ہیں پہلے بھی معزز بھائیوں اور بہنوں کی خدمت میں دعا کے لئے عرض کر چکی ہوں اب پھر مؤدبانہ عرض ہے کہ درویشان قادیان اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور جماعت کے بھائی اور بہنیں خلوص دل سے صحت کے لئے دعا فرما دیں۔ نیز یہ خبر باعث خوشی ہو گی کہ ایک ماہ ہوا مورخہ ۲۶ ر اکتوبر ۱۹۶۳ء کو میری بچی عزیزہ امۃ الحی کا نکاح مبلغ دس ہزار روپیہ مہر پر عزیزم انیس احمد ابن کرنل عطاء اللہ صاحب و بیگم قمر عطاء اللہ کے ہمراہ کر دیا گیا اور اسی شب برات لاہور روانہ ہو گئی دعا فرما دیں یہ رشتہ اللہ تعالےٰ ہر لحاظ سے مبارک اور بابرکت فرمائے اور مثمر ثمرات حسنہ عطا فرمائے۔ یہ رشتہ دونوں خاندانوں کے لئے باعث محبت ہو۔ آمین۔

(طالب دعا بیگم کرامت اللہ آف کراچی)

نوٹ:۔ محترمہ بیگم صاحبہ کرامت اللہ نے اس سلسلہ میں یکصد روپیہ بطور اعانت الفضل بھجوایا ہے۔ جزاھا اللہ احسن الجزاء۔ (مینیجر الفضل)

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نمایاں خصوصیات

احباب جماعت کیلئے محبت و شفقت، خلیفہ وقت کی غیر مشروط اطاعت اور سلسلہ کیلئے غیرت

مکرم ملک حبیب الرحمن صاحب ڈپٹی انسپکٹر آف سکولز سرگودھا

حضرت صاحبزادہ میاں بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سیرت پاک پر بہت سے صاحبان نے لکھا ہے۔ میں بھی حصول ثواب کی خاطر اس مبارک وجود کی سیرت طیبہ کے بعض پہلو اجاگر کرنے کے لئے چند ایک واقعات درج ذیل کرتا ہوں۔ لیکن سب سے پہلے تمہید کے طور پر یہ عرض کروں گا۔ کہ حضرت میاں صاحب رضی اللہ عنہ میں جہاں شفقت۔ رأفت اور محبت کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ وہاں سلسلہ کے لئے غیرت اور حضرت امام سلمہ اللہ تعالیٰ کی غیر مشروط اطاعت میں بھی آپ کا درجہ اس قدر بلند تھا کہ اس پہلو میں آپ ایک شیر نر اور جری پہلوان کا سا دل رکھتے تھے۔ حتیٰ کہ ان امور میں آپ نے نہ کسی کی پرواہ کی اور نہ کسی سے دبے خواہ وہ آپ کا کتنا ہی قریبی عزیز ہو یا کسی بڑی پوزیشن کا مالک ہو۔ اس کی پوری تفصیل عرض کرنے کا نہ یہ موقع ہے اور نہ یہ وقت بہر حال ذیل کے واقعات سے بھی آپ کی ان خوبیوں پر کافی روشنی پڑتی ہے)

(۱) گذشتہ عید الفطر کے موقع پر آپ کی طبیعت بے حد کمزور تھی، اور مسجد میں آپ کی نشست کے قریب ایک کرسی رکھی تھی تاکہ حسب ضرورت آپ اس پر بیٹھ کر کسی قدر دستا لیں۔ چنانچہ نماز کے بعد جب تمام دوستوں بزرگوں۔ نوجوانوں اور بچوں نے اپنا رخ آپ کی طرف کیا تاکہ آپ سے مصافحہ کر کے اپنی محبت کی آگ کو کسی قدر ٹھنڈا کریں۔ تو میں جو آپ کے قریب ہی کھڑا تھا مجھے اللہ تعالیٰ نے یہ موقع بہم پہنچایا کہ میں محبین اور محبوب کے درمیان کھڑا ہو کر باری باری ایک ایک دوست کو آگے کرتا رہا۔ اس دوران میں دو دفعہ آپ کرسی پر بیٹھے اور دو دفعہ ہی اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔ دراصل آپ ہر دوست سے خواہ وہ ننھا بچہ ہی تھا کھڑے ہو کر مصافحہ کرنا چاہتے تھے لیکن جب ٹانگیں بالکل ہی جواب دے جاتیں تو تھوڑا سا سہارا لے کر چند منٹ بیٹھ جاتے۔ لیکن پھر فرماتے مجھے کھڑا کرو۔ اس وقت اندرونی درد اور کرب کی وجہ سے آپ کو بے حد تکلیف تھی۔ جس کا اظہار تھوڑی تھوڑی دیر کے بعد منہ زور سے بھینچ لینے سے ہوتا تھا۔ لیکن زبان سے قطعاً اظہار نہ ہوتا تھا بلکہ مصافحہ کے وقت بعض دوست بلکہ بچے تک جب کچھ عرض کرتے تو نہایت خندہ پیشانی بشاشت اور متوجہ ہو کر اس کی بات سنتے اور مسکرا کر جواب دیتے۔ میں نے دو تین دفعہ عرض کیا کہ اگر اجازت دیں تو یہ ملاقات بند کر دی جائے ــــــــ لیکن آپ نے ہر دفعہ فرمایا۔ "نہیں"

حتیٰ کہ مسجد میں موجود الوقت سینکڑوں احباب نے مصافحہ کیا۔ اور بعض نے عرضیں بھی پیش کیں۔ اس کے بعد آہستہ آہستہ چلکر آپ باہر تشریف لے گئے۔ اللہ اللہ کس قدر بلند اخلاق ہے کہ جس کی مثال انبیاء کرام خلفاء اور سلف صالحین ہی میں مل سکتی ہے۔ قرآن کریم میں حضرت نبی کریم میں حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق آتا ہے۔ عَبَسَ وَتَوَلّٰی۔ اس وقت اپنے محبوب آقا کی اتباع میں اپنے درد و کرب کا اظہار کبھی آپ کے منہ سے ہوتا تھا۔ لیکن زبان ہنس ہنس کر باتیں کر رہی تھی۔

۲۔ جب بعض دوستوں نے یہ دیکھ کر کہ آپ مسجد کے قریب جنازہ پڑھانے کے لئے تشریف نہیں لے جا سکتے۔ تو انہوں نے اپنے وفات یافتہ عزیزوں کے جنازہ آپ کے مکان پر لانے شروع کئے شدید اعصابی ضعف اور دل کی کمزوری اور ڈاکٹری مشورہ کو نظر انداز کر کے آپ نے کئی جنازے پڑھے۔ اس ضمن میں میں نے حاضر خدمت ہو کر دو تین دفعہ عرض بھی کیا کہ جب آپ کو اس قدر تکلیف ہے اور اعصاب اور دل بے حد کمزور ہیں تو آپ جنازہ پڑھانا بند کیوں نہیں کر دیتے۔ کیونکہ کسی وفات یافتہ عزیز کی میت پر کھڑے ہو کر دل کے مریض کا مرض یقیناً ترقی کر جاتا ہے تو آپ نے فرمایا۔ کہ بے شک جنازہ پڑھانے سے میرے اپنے دل کی تکلیف بڑھ جاتی ہے۔ لیکن میں انکار کر کے دوستوں کا دل توڑنا نہیں چاہتا۔ ایک دفعہ انہیں باتوں سے متاثر ہو کر میں نے اپنی طرف سے دوستوں کی آگاہی کے لئے ایک چھوٹا سا نوٹ الفضل کے لئے لکھا۔ لیکن آپ نے اس کی اشاعت روک دی۔"

آہ! افسوس اس قدر شفیق آقا اور باپ جو دوسروں کی خاطر اپنے دل کو خون کر دینے والا انسان پھر کہاں سے پیدا ہو گا۔

۳۔ دو تین دفعہ ایسا ہوا۔ کہ میں اپنے چند ایک عزیزوں کے ہمراہ ملنے گیا۔ تو آپ نے اپنی شدید بیماری کی وجہ سے ہمیں اندر ہی بلا لیا۔ جب تمام عزیز کرسیوں پر بیٹھ جاتے۔ تو آپ مجھے چارپائی پر بٹھا لیتے۔ جس پر کہ آپ کمبل یا رضائی اوڑھ کر لیٹے ہوئے ہوتے۔ اسوقت آپ کی جسمانی بلکہ روحانی قربت کو محسوس کر کے مجھے اس قدر خوشی حاصل ہوتی۔ کہ جو بیان سے باہر ہے۔ لیکن اب وہ باتیں اور صحبتیں کہاں

۴۔ میرے ایک بچے نے جب ایف ایس سی کا امتحان تھرڈ ڈویژن میں پاس کیا۔ تو میں نے آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر دعا کے لئے عرض کیا اور بچے کی بے توجہی کا تھوڑا سا گلہ بھی کیا تو آپ نے اپنی شدید بیماری کے باوجود مجھے فرمایا کہ بچے کو میرے پاس بھیج دیں۔ اور جب وہ بچہ وہاں گیا تو اسے دیر تک سمجھاتے رہے، چنانچہ منجملہ اور باتوں کے یہ بھی فرمایا اور بڑے دکھ سے فرمایا۔ کہ دیکھو۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خواہش تھی۔ کہ ہماری جماعت کے نوجوان ہر نیک امر میں دوسروں سے بڑھ جائیں۔

پھر آپ کیوں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس خواہش کو پورا کرنے والے نہیں بنتے۔ جب میں دوبارہ حاضر خدمت ہوا تو مجھ سے فرمایا۔ کہ امید ہے وہ بچہ اب کام کریگا۔ میں نے اس سے وعدہ لیا ہے

۵۔ ڈیڑھ دو سال کی بات ہے۔ کہ میرے ایک عزیز کو سلسلہ کی طرف سے کچھ سزا ملی، عزیز کو یہ گلہ تھا۔ کہ سزا کی سفارش کرنیوالے افسروں اور اداروں نے معاملات کی پوری تفتیش نہیں کی اور جانبداری سے کام لیا ہے، اس لئے وہ یہ چاہتے تھے۔ کہ حضرت میاں صاحب رضی اللہ عنہ بحیثیت صدر نگران بورڈ تحقیقات کریں۔ انہوں نے مجھے اس امر پر مامور کیا کہ میں حضرت میاں صاحب رضی اللہ عنہ سے اس بارے میں تذکرہ کروں اور لکھ کر بھی دیا۔ حضرت میاں صاحب نے تمام واقعات سن کر فرمایا۔ کہ میں تسلیم کرتا ہوں کہ اس دوست کی اکثر باتیں درست ہیں۔) اور تحقیقات پوری طرح ہونی چاہیئے تھی۔ لیکن چونکہ سزا امام وقت کی طرف سے ہے) لہذا وہ دوست بلا شرط معافی مانگیں۔ اسکے بعد انکے عذرات کی طرف توجہ دی جائے گی۔ اور جب انہوں نے معافی نامہ لکھدیا۔ لیکن آخر میں یہ بھی لکھا۔ کہ معافی کے بعد وہ اس ادارہ کے برخلاف چارہ جوئی کا حق محفوظ رکھتے ہیں تو حضرت میاں صاحب کی ایمانی غیرت اور اطاعت امام کے جذبہ نے اس آخری فقرا کو بھی قبول نہ فرمایا حتیٰ کہ اس دوست نے بلا شرط معافی نامہ لکھدیا اور آپ نے نہایت پیار بھرے دل کے ساتھ حضرت کے حضور سفارش کر کے انہیں معافی دلا دی۔

اس سے اس عزیز کی ایمانی حالت میں یقیناً بہت ترقی ہوئی اور انہیں جو گلہ تھا وہ بھی انہوں نے چھوڑ دیا یہ سب کچھ حضرت میاں صاحب رضی اللہ عنہ کی دعا اور ایمانی غیرت کا پرتو تھا۔ جو ان پر پڑا۔ باتیں تو اور بہت سی ہیں لیکن سردست اسی پر ختم کرتا ہوں، اور عرض کرتا ہوں، کہ حضرت میاں صاحب مجسم محبت تھے۔ جنہوں نے دوسروں کے ہمت سے غم اور دکھ درد اپنے اوپر لیکر اور خصوصاً سلسلہ کی محبت میں گداز ہو کر اپنی جان جان آفرین کے سپرد کر دی۔ اب ہمارا یہ فرض ہے کہ ہم ان کے درجات کی بلندی، محترمہ بیگم صاحبہ ام مظفر سلمہا اللہ تعالیٰ کی صحت اور درازی عمر اور ان کے بچوں کے لئے دعائیں مانگیں کہ اللہ تعالیٰ خود ہی ان کا نگہبان ہو اور خصوصیت سے حضرت صاحبزادہ مظفر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کے ہاں اولاد ہونے کے لئے کہ اس کے لئے حضرت میاں صاحب رضی اللہ عنہ کو شدید خواہش تھی۔ جس کا اظہار آپ نے بارہا فرمایا بلکہ ایک دفعہ جب میں نے خواب دیکھا کہ حضرت صاحبزادہ صاحب کے ہاں لڑکا ہوا ہے اور میں نے اس کا ذکر حضرت میاں صاحب رضی اللہ عنہ سے کیا تو آپ نے فرمایا کہ اپنی خواب پوری کرنے کے لئے اب آپ کا فرض ہے کہ آپ اس کے لئے دعا کریں نیز یہ فرمایا۔ کہ میرے اس بچہ میں حیا اور شرم کا مادہ بہت ہے۔

اللھم صل علی محمد و علی آل محمد

درخواست دعا

میرا لڑکا رفیق احمد چند دنوں سے بیمار ہے احباب اس کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے دعا فرمادیں

رشید احمد بی ٹی آئی کالج ربوہ

نتیجہ امتحان
"کتاب سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب"

کتاب "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" کے امتحان میں نظارت اصلاح و ارشاد کی تحریک پر خدا کے فضل سے جماعتوں نے خوب حصہ لیا ہے اور ہزاروں افراد احباب اور خواتین امتحان میں شامل ہوئے ہیں۔ خواتین کا نتیجہ محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی طرف سے موصول ہو چکا ہے نظارت اصلاح و ارشاد صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے تعاون کے لئے بیحد ممنون ہے۔ جزاھا اللہ خیرا لجزاء۔ ابھی مردوں کا نتیجہ باقی ہے۔ ذیل میں خواتین کا اجمالی نتیجہ شائع کیا جاتا ہے۔ تفصیلی نتیجہ بعد میں شائع کیا جائے گا۔ اس امتحان میں مندرجہ ذیل مقامات کی خواتین شامل ہوئیں۔

کھاریاں۔ کنری۔ کوئٹہ۔ ملتان۔ رحیم یار خان۔ حیدرآباد سندھ۔ کھیوڑہ۔ مجوکہ۔ گجرات مارسو چیچہ۔ چرانوالہ۔ راولپنڈی۔ جھنگ صدر۔ پیران غائب۔ گوجرانوالہ۔ ڈیرہ غازیخان لائلپور۔ سکھر۔ لاہور۔ احمد نگر۔ چک ۳۲ جنوبی۔ احمد آباد اسٹیٹ۔ راولپنڈی کینٹ۔ چک ۹۹ منڈی بہاؤالدین۔ ننکری۔ چک ۳۹ ج۔ب۔ لودھی ننگل۔ سیالکوٹ۔ گھٹیالیاں۔ محمود آباد۔ پشاور۔ محمود آباد بشیر آباد اسٹیٹ۔ بہاولنگر۔ دوالمیال۔ کوہاٹ۔ سرگودھا۔ ربوہ دارالصدر شرقی و غربی۔ دارالیمن۔ دارالرحمت شرقی۔ غربی۔ وسطی۔ فیکٹری ایریا۔ دارالنصر غربی۔ دارالبرکات نصرت انڈسٹریل سکول۔ فضل عمر جونیئر ماڈل سکول۔ جامعہ نصرت۔ نصرت ہائر سیکنڈری سکول نصرت گرلز سکول کل ۵۵۲ خواتین امتحان میں شامل ہوئیں۔ ان میں سے ۳۰۴ خواتین پاس ہوئیں ذیل کی خواتین اول، دوم اور سوم آئیں۔

		نمبر
اول:۔	فائزہ شاہدہ جامعہ نصرت ربوہ	۸۴/۱۰۰
دوم:۔	سیدہ تنویر ہاشمی ڈیرہ غازیخاں	۸۲
سوم:۔	امۃ المریم حنا۔ نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ	۸۱
	مودودہ طلعت حیدرآباد۔ سندھ	۸۱

واضح ہو کہ جیسے مردوں میں سے اول، دوم اور سوم آنے والوں کے انعام کا اعلان کیا گیا تھا۔ ایسے ہی بعد میں فیصلہ کیا گیا ہے کہ خواتین کو بھی انعام دیا جائے گا۔ انشاء اللہ۔

(ناظر اصلاح وارشاد)

غیر اسلامی رسوم کا قلع قمع
سہرا لغو اور بدعت میں داخل ہے

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ غیر اسلامی رسوم کا قلع قمع کیا گیا۔ آیت قرآنی ویضع عنھم اصرھم والاغلال التی کانت علیھم (اعراف ع ۱۹) اسی کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ ایک لمبے زمانہ کے بعد مسلمانوں میں بھی غیر اسلامی رسوم رائج ہو گئیں۔ تب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو خدا نے آنحضرت صلعم کی متابعت میں دین کو زندہ کرنے اور شریعت کو قائم کرنے اور غیر اسلامی رسوم کو دور کرنے کے لئے مبعوث فرمایا۔ آنجناب نے یہ کام بخیر و خوبی کئے۔ اور شریعت کے مطابق عمل کرنے والی جماعت تیار کی۔ مگر ابھی ایسے افراد پائے جاتے ہیں۔ جو غیر اسلامی رسوم کے ارتکاب کو معمولی بات اختیار کرتے ہیں۔ حالانکہ یہی پہلا دن ہوتا ہے۔ جب وہ بے دینی میں قدم رکھ رہے ہوتے ہیں۔ ان رسوم میں سے ایک رسم سہرا سے متعلق ہے۔ اس رسم کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے دو ارشاد ملاحظہ ہوں۔

(۱) بابو محمد افضل صاحب گوجرانوالہ نے پوچھا کہ شادی کے موقعہ پر دولہا کو سہرا باندھنا کیسا ہے؟ ــــ حضور نے فرمایا:۔ "لغو بات ہے۔ انسان کو گھوڑا بنانے والی بات ہے۔"

(از مجلس علم و عرفان الفضل ۲۰ اپریل ۱۹۶۲ء)

۲۔ ایک دوسرے موقعہ پر فرمایا:۔

"سہرے کا طریق بد کرنا ہے۔" (الفضل ۴ جنوری ۱۹۴۵ء)

بعض ذی ثروت احباب سہرا پر کافی رقم بھی خرچ کرتے ہیں۔ چنانچہ ضلع سیالکوٹ کی ایک جماعت میں دولہا کو چالیس روپیہ کا سہرا پہنایا گیا۔ مگر جب ان کو سمجھایا گیا کہ یہ طریق شرع شریف کے خلاف ہے۔ تو خود دولہانے اتار دیا اس طرح بدعت کے علاوہ اسراف کا ارتکاب بھی ہوتا ہے جس سے اسلام اجتناب کی ہدایت کرتا ہے ــــ احباب کو چاہیئے کہ غیر اسلامی رسوم سے اجتناب کر کے نیک نمونہ قائم کریں۔ اور سہرے کی بجائے دولہا کے امتیاز کے لیے اس کے گلے میں کچھوروں کے ہار ڈال دیا کریں۔

(ناظر اصلاح وارشاد)

تحریک جدید کے سال نو کے اعلان پر
پہلے دن کی پیشکش میں جماعتی مساعی کا خلاصہ

جماعت	رقم
جماعت احمدیہ ربوہ	۵۰،۰۰۰/-
جماعت احمدیہ کراچی	۵۰،۰۰۰/-
جماعت احمدیہ رحیم یار خان	۵۰۰/-
جماعت احمدیہ راولپنڈی	۱۰،۰۰۰/-
جماعت احمدیہ سندربن مشرقی پاکستان	۱۴۰۰/-
نار ناد کانڈی ”	۴۳/-
جماعت احمدیہ پاڑا چنار	۵۸/-
جماعت احمدیہ چک ۳۳ ضلع سرگودھا	۴۷/-
جماعت احمدیہ پیرو ضلع جھنگ	۲۸۰/-
جماعت احمدیہ چک ۵۲ شمالی سرگودھا	۱۱۸/-
جماعت احمدیہ لاہور حلقہ محمد نگر	۱۷۴۲/-
جماعت احمدیہ چک ۹۹ سرگودھا	۴۴/-
جماعت احمدیہ آسل گورد کے لاہور	۴۳/-
جماعت احمدیہ چک ۶۳ ج ب ”	۵۶/-
جماعت احمدیہ سلانوالی ”	۱۸۰/-
” ” دیناج پور مشرقی پاکستان	۱۰۱/-
” ” شیخوپورہ	۲۲۷۱/-
” ” بیگم کوٹ	۳۴/-
” ” مڑھ بلوچاں ”	۲۴۲/-
” ” کوٹ رحمت خان ”	۲۳۸/-
” ” چوہڑ کانہ ”	۱۹۳/-
” ” کوجر ”	۹۰/-
” ” بیداد پور ”	۱۲۳/-
” ” چک ۹۵ ش سرگودھا	۵۹۸/-
” ” چک جانی ضلع جہلم	۴۰/-
” ” لاہور حلقہ گنج مغلپورہ	۱۶۱۸/-
جماعت احمدیہ آنبہ کرم پورہ ضلع شیخوپورہ	۲۰۲۴/-
” ” پنڈی بھاگو ضلع سیالکوٹ	۲۰۶/-
” ” احمد نگر ضلع جھنگ	۸۴۹/-
” ” مرید کے ضلع شیخوپورہ	۱۷۸/-
” ” جھنگ صدر	۲۲۴۴/-
” ” راولپنڈی	۱۰،۰۰۰/-
” ” چک ۱۸ ضلع لائلپور	۴۷۰/-
” ” چک ۹۹ شمالی سرگودھا	۳۹/-
” ” ہیل پور ضلع گجرات	۲۹۸/-
” ” گوجرانوالہ	۲۹۷۳/-
” ” محلہ دارالیمن ربوہ	۱۰۰/-
” ” چک چھور ۱۱۷ ضلع شیخوپورہ	۷۴۴/-
” ” چک ۶۳ ضلع لائلپور	۳۹۲/-
” ” نوشہرہ	۱۹۳/-
” ” جہلم	۷۴۴/-
” ” گھوگھیاٹ ضلع سرگودھا	۴۵۷/-
” ” خوشاب ”	۳۹۹/-
” ” پشاور	۱۳۰۰/-
” ” چک ۳۵ سرگودھا	۴۴۵/-
” ” بھکھی آنا کھیراں ضلع شیخوپورہ	۱۷۳/-
” ” چک ۱۶۶ نہر راد	۵۰۰/-
” ” ملتان شہر	۱۵۰۰/-
” ” ۵۸/۳ گکرہ ضلع لائلپور	۳۶/-
” ” گوٹریالہ ضلع گجرات	۷۹/-
” ” کنڈپور	
مشرقی پاکستان	۱۸/-

(وکیل المال اول تحریک جدید)

وعدہ دو چند کرنے کی مثال اور درخواست دعا

مکرمی چوہدری محمد خان صاحب نسیم فلور ملز بنی سرروڈ ضلع مظفر گڑھ اپنے تحریک جدید کے وعدہ سال گزشتہ بقدر -/۱۶۶ روپیہ کو سال نو کے لئے دوگنا کر کے پیش کر رہے ہیں اس طرح ان کا وعدہ سال نو بقدر -/۳۳۲ روپیہ ہو گیا ہے۔ فجزاھم اللہ تعالےٰ احسن الجزاء۔ چوہدری صاحب موصوف اپنے کاروبار میں خیر و برکت کے لئے نیز اپنے والد صاحب کے لئے جو کہ بیمار ہیں۔ دعا کے طالب ہیں۔ قارئین کرام سے ان کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

تصحیح

اخبار الفضل مورخہ ۸ نومبر ۱۹۶۳ء کے صفحہ ۶ پر فہرست تعمیر مساجد ممالک بیرون صدقہ جاریہ ہے "شائع ہوئی ہے۔ اس کے شمار ۵۵۵ میں غلطی ہو گئی ہے۔ صحیح نام حسب ذیل ہے۔

محترمہ بشریٰ خانم صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر محمد احمد صاحب

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

روس سے تجارت کے سوال پر امریکہ اور مغربی ممالک میں اختلافات

صورت حال کو بہتر بنانے کے لئے جارج بال مسٹر بٹلر سے بات چیت کرینگے

لندن ۱۳ نومبر۔ کمیونسٹ ممالک سے تجارت کے متعلق امریکہ اور برطانیہ میں اختلافات کو دور کرنے کے لئے امریکہ کے نائب وزیر خارجہ مسٹر جارج بال اور برطانوی وزیر خارجہ مسٹر بٹلر کی ملاقات اسی ہفتہ ہوگی۔ ملاقات میں انڈونیشیا کو امریکی اقتصادی امداد کا مسئلہ زیر بحث آئے گا۔

امریکہ نے روس سے دو معاہدے کئے ہیں۔ ایک گندم فروخت کرنے کا دوسرا نیویارک اور ماسکو کو فضائی سروس سے ملانے کا معاہدہ ہے۔ جس کی وجہ سے برطانیہ، فرانس اور اٹلی سخت پریشان ہیں۔ کیونکہ نیٹو میں شامل ہونے کی وجہ سے یہ ملک کمیونسٹ ملکوں سے تجارت نہیں کر سکتے ہیں۔

پیرس میں نیٹو کی برآمدی کنٹرول کی کمیٹی ان تجاویز پر غور کر رہی ہے کہ مشرق اور مغرب کے درمیان تجارت کی پابندیاں دور کر دی جائیں۔ لیکن امریکہ اس تجویز سے خوش نہیں ہے۔ اس کا خیال ہے کہ مغربی یورپ سے اگر کافی مقدار میں مال روس برآمد ہوتا رہا تو روس ایشیا اور جنوبی امریکہ کے ترقی پذیر ملکوں کو مزید امداد دینے کے قابل ہو جائے گا اور اسی طرح ان ممالک میں روس مضبوطی سے قدم جمائے گا۔

برطانیہ انڈونیشیا کو امریکہ کی اقتصادی امداد کی بھی مخالف ہے۔ جس کو سالانہ تین کروڑ بیس لاکھ پاؤنڈ کی امداد دی جا رہی ہے۔ برطانیہ کا کہنا ہے کہ اس امداد کی وجہ سے ڈاکٹر سوئیکارنو ملائیشیا کے خلاف معاندانہ پالیسی پر عمل پیرا ہیں اس بنا پر امداد میں بہت ہی زیادہ کمی ہونی چاہیئے۔ جیسا کہ مصر کی امداد میں کمی گئی ہے۔

کیوبا میں روسی فوج کی تعداد

پیرس ۱۴ نومبر نیویارک ٹائمز کی رپورٹ کے مطابق کیوبا میں روسی افواج کی تعداد صرف پانچ ہزار رہ گئی ہے اور ان میں بھی جنگ میں حصہ لینے والا کوئی دستہ شامل نہیں ہے۔

پچھلے ماہ امریکی چیف آف سٹاف جنرل ارل وہیلر نے خیال ظاہر کیا تھا کہ ابھی تک کیوبا میں روس کی ساڑھے سات ہزار فوج موجود ہے جبکہ اگست میں اس کا اندازہ دس ہزار کیا گیا تھا نئے اندازہ کے مطابق پچھلے تین ماہ میں روس نے فی ہفتہ پانچ سو سپاہیوں کو کیوبا سے واپس بلایا ہے

لزبن ۱۳ نومبر پرتگال کے فوجی حکام کے مطابق کل رات ایک فوجی طیارہ کے حادثہ میں دو فوجی افسر اور عملے کے پانچ افراد ہلاک ہو گئے ہیں حادثہ ساؤ سلوادور کے قریب ہوا۔ جس طیارہ بالکل تباہ ہو گیا۔

مصیبت زدوں کے لئے صدر جرمنی کی امداد

ٹوکیو ۱۳ نومبر۔ مغربی جرمنی کے صدر ڈاکٹر لیوبکے نے جاپان میں ٹرین اور کان کے حادثہ سے متاثر ہونے والوں کی امداد کے لئے ۵،۶۰۰ ڈالر کی امداد دی ہے۔ ڈاکٹر لیوبکے آج کل جاپان کا دورہ کر رہے ہیں۔ کوستومیا کوئلہ کی کان کے حادثہ میں ۴۴۸ افراد اور یوکوہاما میں ٹرین کے حادثہ میں ۱۶۲ افراد ہلاک ہوئے ہیں۔ وزیر اعظم جاپان مسٹر اکیدا نے حادثات کی تحقیقات کا حکم دے دیا ہے

سومالیہ نے مغربی ملکوں کی فوجی امداد کی پیشکش مسترد کر دی۔

واشنگٹن ۱۳ نومبر باخبر حلقوں کے مطابق سومالیہ نے مغربی ملکوں کی فوجی امداد کی پیشکش مسترد کر دی ہے اور روس کی فوجی امداد کی پیشکش قبول کر لی ہے۔

روس نے تین کروڑ ڈالر کی امداد کی پیشکش کی ہے جبکہ مغربی جرمنی۔ امریکہ اور اٹلی کی طرف سے ایک کروڑ اسی لاکھ ڈالر کی امداد کی پیشکش کی گئی تھی۔

ان حلقوں کا خیال ہے کہ روسی امداد قبول کرنے کی وجہ سے اب روس کے لئے افریقہ کے دروازے کھل جائیں گے۔

درخواست دعا

میری والدہ محترمہ اہلیہ محمد الدین صاحب بٹ آف لنڈیانوالہ سندھ گزشتہ عرصہ ایک سال سے بیمار چلی آ رہی ہیں۔ کافی علاج معالجہ کے باوجود کچھ فرق نہیں پڑا۔ صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ درویشان قادیان اور جماعت کے دوسرے دوستوں سے درد دل سے دعا کی درخواست ہے۔ تا اللہ تعالیٰ میری والدہ کو جلد از جلد لمبی صحت عطا فرمائے

ڈاکٹر رفیق احمد بٹ ڈینٹل سرجن
شاہ عالم مارکیٹ لاہور

نوٹ: ڈاکٹر صاحب موصوف نے مستحق دوستوں کے نام خطبہ نمبر جاری کروایا ہے

بھارتی فوجیں میکموہن لائن کے قریب نہیں رکھی جائینگی

مسز بندرا نائیکے کو پنڈت نہرو کی یقین دہانی

نئی دہلی۔ ۱۳ نومبر۔ بھارت کے ممتاز روزنامہ ٹائمز آف انڈیا کی رپورٹ کے مطابق پنڈت نہرو چین سے سرحدی جھگڑے کے تصفیہ کے لئے بات چیت کے امکانات کا جائزہ لے رہے ہیں۔ اس سلسلہ میں انہوں نے وزیر اعظم چین مسٹر چو این لائی کو یقین دلایا ہے۔ کہ بھارتی فوجیں میکموہن لائن کے قریب نہیں رکھی جائیں گی۔ چین میکموہن لائن کو چین اور بھارت کی سرحد تسلیم نہیں کرتا۔ پنڈت نہرو نے یہ یقین دہانی سیلون کی وزیر اعظم مسز بندرا نائیکے کے ذریعہ کرائی ہے۔

بھارت کی اس یقین دہانی کی وجہ سے چین کا یہ مطالبہ پورا ہو جاتا ہے کہ بھارتی فوجیں اس علاقہ میں داخل نہیں ہونگی جہاں سے ان کو پچھلے سال کی جھڑپوں میں دھکیل دیا گیا تھا۔ چین کا کہنا ہے کہ اس علاقہ کا انتظام و انصرام سول حکام کے سپرد کیا جائے۔

روزنامہ کی اطلاع اگر درست ہے تو اس سے بھارت کے سیاسی حلقوں کے اس خیال کو تقویت پہونچتی ہے کہ پنڈت نہرو اس بحران کو دور کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ جو چین اور بھارت کی سرحدی بات چیت میں پیدا ہو گیا ہے۔

عالمی امن کیلئے تخفیف اسلحہ ضروری ہے

لندن ۱۳ نومبر۔ برطانیہ کے نئے وزیر اعظم مسٹر الیک ہیوم نے اعلان کیا ہے کہ جب تک تخفیف اسلحہ کا کوئی معقول اور متوازن سمجھوتہ نہیں ہو جاتا اس وقت تک برطانیہ اپنے ایٹمی اسلحہ پر کنٹرول باقی رکھے گا۔

لندن کے لارڈ میئر نے کل ان کے اعزاز میں دعوت دی جس میں تقریر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ عالمی امن کے لئے ضروری ہے کہ تخفیف اسلحہ کا سمجھوتہ کیا جائے اور اسی صورت میں برطانیہ اس بات پر تیار ہو سکے گا کہ اس کے ایٹمی اسلحہ پر بین الاقوامی کنٹرول ہو۔ لیکن جب تک ایسا نہیں ہو جاتا اس وقت تک برطانیہ ہی کا کنٹرول باقی رہے گا۔

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ الفضل خود خرید کر پڑھے

اعلان نکاح

امجد احمد خاں ولد مظفر علی خان صاحب کا نکاح نادرہ کوثر بنت ماسٹر فضل حق صاحب مرحوم کے ساتھ بعوض -/۲۰۰۰ روپے حق مہر مکرم جناب مولوی غلام نبی صاحب نے مورخہ ۲۰۔ اکتوبر ۱۹۶۳ء بروز اتوار بمقام سیالکوٹ پڑھا۔ صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور دیگر احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتے کو بابرکت کرے۔ آمین۔

زاہد احمد خان برادرم سجاد احمد خان
۹۔ شمس آباد کالونی۔ ملتان۔

"امیر جماعت اسلامی حصول اقتدار کیلئے غیر آئینی ذرائع کا استعمال جائز سمجھتے ہیں"

"موجودہ حالات میں گڑبڑ پھیلانا ملک کی سالمیت کو خطرے میں ڈالنا ہے"

راولپنڈی ۱۴ نومبر وزیر داخلہ خان حبیب اللہ خان نے کہا ہے کہ جماعت اسلامی اور اس کے امیر مولانا مودودی کی سرگرمیوں میں نہ تو خلوص ہے اور نہ مستقل مزاجی اور نہ ان میں کوئی معقولیت ہے۔ انھوں نے کہا مولانا مودودی شروع سے ہی پاکستان کے مخالف رہے ہیں لیکن ایسے وقت میں جب کہ ملک خطرناک حالات سے دوچار ہے گڑبڑ پھیلانا ملک کی سالمیت کو خطرے میں ڈالنا ہے۔

وزیر داخلہ کل صبح اپنے دفتر میں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کر رہے تھے

کیا پاکستان اسلامی مملکت ہے؟ امیر جماعت اسلامی کے ایک پمفلٹ "جماعت اسلامی کے اصول اور مقاصد" سے چند اقتباسات پڑھ کر سناتے ہوئے انھوں نے کہا مملکت سے وفاداری کے متعلق جماعت اسلامی کے امیر کا نظریہ یہ ہے" اور خدا نہ کرے اگر یہ (پاکستان) غیر دینی مملکت بن جائے تو ہم اس مملکت کے کبھی وفادار نہیں رہیں گے" انھوں نے کہا سوال پیدا ہوتا ہے کہ مولانا مودودی کے نظریہ کے مطابق کیا پاکستان موجودہ صورت میں غیر دینی مملکت ہے؟ اب وہی (مولانا مودودی) اس سوال کا جواب دیں اگر وہ یہ کہتے ہیں کہ پاکستان ان کے نظریات کے مطابق دینی اور اسلامی مملکت ہے تو پھر ان کی مخالفت بے معنی ہو کر رہ جاتی ہے۔ اگر یہ دینی مملکت نہیں تو کیا وہ مملکت کے وفادار ہیں؟

ناپاکستان۔ خان حبیب اللہ خان نے کہا کہ جماعت اسلامی کے کنونشن سے پہلے انھوں نے پریس کانفرنس میں یہ مناسب سمجھا تھا کہ وہ عوام پر جماعت اسلامی اور اس کے امیر کی سابق سرگرمیاں منکشف کر دیں اور انھیں آگاہ کر دیں کہ مولانا مودودی کی تقاریر اور سرگرمیوں کے نتائج کس حد تک خطرناک ہو سکتے ہیں وزیر داخلہ نے کہا کہ آج کی پریس کانفرنس میں وہ مولانا مودودی کی تحریروں اور تقریروں کے اقتباسات سے ثابت کریں گے کہ مسلم لیگ نے جس دن قرارداد پاکستان منظور کی تھی اسی دن سے وہ پاکستان کے قیام اور وجود کے مخالف ہو گئے تھے خان حبیب اللہ خان نے کہا کہ ۱۹۴۰ء میں مولانا نے مسلمان اور ان کی سیاسی جدوجہد کے متعلق ایک کتاب لکھی تھی جس میں انھوں نے پاکستان کے متعلق ان خیالات کا اظہار کیا تھا کہ ان کی جماعت کو اس میں کوئی دلچسپی نہیں کہ ایسے علاقوں کو جہاں مسلمانوں کی اکثریت ہے ملا کر ایک نئی مملکت قائم کر دی جائے لیکن ان کی دلچسپی اس میں ضرور ہے کہ اس نئی مملکت میں حکومت کس طرز کی ہو گی اور یہ کہ یہ مملکت مغربی طرز پر یا اسلامی اصولوں کو مدنظر رکھ کر قائم کی جائے گی نئی مملکت اسلامی اصولوں پر قائم نہ کی گئی تو پھر ہندوستان کے دوسرے علاقوں کی طرح جہاں مسلمانوں کی اقلیت ہے یہ مملکت بھی "ناپاکستان" بن جائے گی۔ اور خدا کے نزدیک یہ مملکت کہیں زیادہ ناپاک اور ملعون ہو گی مسلم نیشنل ازم اتنا ہی گھناؤنا ہے جتنا کہ ہندوستانی نیشنل ازم۔ اس کا مطلب یہ ہو گا کہ برطانوی سامراج کا دیوتا بت کدے سے نکال کر وہاں جمہوریت کا دیوتا بٹھا دیا گیا۔ وزیر داخلہ نے کہا کہ اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ مولانا ہندوستان اور پاکستان کی حکومتوں میں کوئی فرق نہیں سمجھتے اور وہ ہندوؤں کے ملک اور پاکستان کو ایک ہی درجہ دیتے ہیں۔

یہی نہیں بلکہ مولانا تو یہاں تک کہتے ہیں کہ ہم پاکستانی خدا کے نزدیک ہندوستانیوں سے بھی زیادہ لعنتی ہیں۔ مولانا نے اسی کتاب میں لکھا تھا کہ اگر مجوزہ مملکت (یعنی پاکستان) میں جمہوری طرز حکومت قائم کی گئی تو پھر یہ مسلمانوں کی غیر اسلامی حکومت ہو گی اگر پاکستان میں غیر دینی اور غیر اسلامی حکومت قائم کی گئی ہے تو پھر مولانا اپنی جماعت کے ارکان کو اس حکومت میں شامل ہونے کے لئے کیوں بھیج رہے ہیں کیا ہم پھر ہندوستان میں شامل ہو جائیں؟ وزیر داخلہ نے کہا پاکستان کے قیام کے ایک برس پہلے مولانا مودودی نے ایک کتاب لکھی تھی جس میں پاکستان کے قیام کی مخالفت تین وجوہ کی بنا پر کی گئی تھی اول یہ کہ آدھے سے زیادہ (آزادی سے قبل) ہندوستانی مسلمان ہندوؤں کے رحم و کرم پر چھوڑ دیئے جائیں گے دوم مسلمانوں کی نئی مملکت دو حصوں میں منقسم ہو گی جس کی سرحد ایک مضبوط ہندوستانی مملکت سے ملتی ہو گی اور اس طرح اس مملکت کی وہی پوزیشن ہو جائے گی جو پولینڈ اور چیکوسلواکیہ کی ہے یہ دونوں ملک روس کی سرحد پر ہیں۔ تیسری وجہ جو انھوں نے بیان کی تھی وہ یہ تھی کہ جارحیت پسند ہندوستان کی سرحد پر واقع پاکستان کے دونوں حصوں کے درمیان ہزار میل کا فاصلہ ہو گا امن کے دوران دونوں علاقوں کے درمیان تعاون اور جنگ میں ان کا صحیح طور پر دفاع ممکن نہ ہو گا وزیر داخلہ نے کہا کہ آخر مولانا مودودی کیا چاہتے ہیں "کیا قیام پاکستان ایک غلطی تھی؟ کیا وہ چاہتے ہیں کہ ہم پھر ہندوستان میں شامل ہو جائیں؟

پاکستانی فوج میں شرکت حرام ہے: مولانا نے ایک مضمون "اسلامی مملکت کیسے قائم کی جاتی ہے" میں لکھا ہے کہ پاکستان کی حمایت کرنا غلطی ہے یہ ہمارے مقاصد کے نہ صرف منافی بلکہ سب سے بڑی رکاوٹ ثابت ہو گا۔ اس کے بعد وزیر داخلہ نے ۱۰ اکتوبر ۴۸ء کے نوائے وقت سے ایک رپورٹ پڑھ کر سنائی (اس وقت کشمیر میں لڑائی ہو رہی تھی) اس رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ جماعت اسلامی کے سیکرٹری مسٹر طفیل محمد نے اپنی جماعت کے ارکان کو تحریری طور پر ہدایات بھیجی ہیں کہ پاکستان ایک غیر اسلامی حکومت ہے، اس لئے ایسی حکومت کی مسلح افواج میں شرکت کرنا "حرام" ہے۔ وزیر داخلہ نے کہا ایسے متعدد خطوط پکڑے گئے جن میں یہ ہدایات درج تھیں بالفاظ دیگر نوائے وقت کی یہ اطلاع درست تھی کہ پاکستان کے قیام کے ایک سال بعد تک بھی وہ اس کے وجود کو تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں تھے

جماعت اسلامی طاقت کے استعمال سے دریغ نہیں کرتی۔

سردار بہادر خان نے جماعت اسلامی کی سرگرمیوں کی عدالتی تحقیقات کا جو مطالبہ کیا تھا اس کا ذکر کرتے ہوئے وزیر داخلہ نے کہا کہ ۵۳ء میں پنجاب میں جو ہنگامے ہوئے تھے۔ ان کی تحقیقات کیلئے اس وقت کے فیڈرل کورٹ کے چیف جسٹس مسٹر منیر احمد مغربی پاکستان کے چیف جسٹس مسٹر کیانی (مرحوم) پر مشتمل ایک تحقیقاتی کمیٹی مقرر کی گئی تھی۔ جنھوں نے پوری طرح چھان بین کے بعد جماعت اسلامی اور اسکے لیڈروں کے متعلق یہ فیصلہ دیا تھا کہ وہ سیاسی کنٹرول کے لئے طاقت کے استعمال پر یقین رکھتے ہیں۔ اس فیصلے کے بعد کسی کو اس غلط فہمی میں مبتلا نہیں ہونا چاہیئے کہ جماعت اسلامی اپنے مقاصد کے حصول کے لئے غیر آئینی ذرائع استعمال کرنے سے دریغ کرے گی۔

مودودی اقتدار چاہتے ہیں: اس کے بعد وزیر داخلہ نے مولانا مودودی کی کتاب "جہاد کی حقیقت" سے ایک پیرا پڑھ کر سنایا جس میں کہا گیا تھا۔ سوسائٹی کی اصلاح کا کوئی منصوبہ اس وقت تک قابل عمل نہیں ہے جب تک کہ اقتدار پر قبضہ نہ ہو جائے انہوں نے کہا کہ اس سے بھی عدالتی تحقیقات کے فیصلے کو تقویت پہنچتی ہے کہ مولانا مودودی اقتدار پر قبضہ کرنے کے خواہشمند ہیں۔

بھارتی فضائیہ کی جنگی تیاریاں

نئی دہلی ۱۴ نومبر ہندوستان کے وزیر دفاع مسٹر چاون نے کل شمال مشرقی سرحدی ایجنسی کے علاقہ میں فضائی دفاع کے انتظامات کا معائنہ کیا اس موقعہ پر فضائی فوج کے اعلے افسر بھی ان کے ہمراہ تھے۔ مسٹر چاون نے کہا کہ چین کی طرف سے جنگ کا خطرہ ابھی دور نہیں ہوا اسلئے ہمیں پوری طرح تیار رہنا چاہیئے

ہندوستان کی فوجی تیاریاں

جنرل ایڈمز سے ہندوستانی افسروں کے مذاکرات

نئی دہلی ۱۴ نومبر امریکی جنرل پال ایڈمز نے جو یہاں پیر کو پہنچے تھے ہندوستان کی بری بحری اور ہوائی فوجوں کے سربراہوں سے ملاقات کی۔ انہوں نے مشترکہ ہوائی مشقوں کے کمانڈر ڈیروانس ائیر مارشل جنرل ارجن سنگھ سے اور ہندوستانی وزارت دفاع کے سیکرٹری مسٹر ایم جے ڈیسائی سے بھی ملاقاتیں کیں

خیال ہے کہ امریکی جرنیل کی بات چیت ہندوستانی فوج کے توسیعی پروگرام اور اس موضوع سے تعلق رکھتی تھی کہ ہندوستان کو امریکہ سے امداد کے طور پر ملنے والے سامان [illegible]

عراقی فوج نے بغاوت کر دی

صدر عارف کے محل پر طیاروں کی بمباری

بیروت ۱۴ نومبر۔ عراق کی فوج نے صدر مارشل عبدالسلام عارف کی حکومت کیخلاف بغاوت کر دی ہے۔ بغاوت میں حصہ لینے والے فضائیہ کے دستوں نے صدر کے محل پر شدید بمباری کی ہے بغداد سے جو اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔ ان میں کہا گیا ہے کہ عراقی فضائیہ کے بمبار طیارے ایوان صدر پر بار بار حملے کر رہے ہیں۔ ریڈیو بغداد کے ایک نشریئے کے مطابق بغداد میں غیر معینہ عرصہ تک کرفیو نافذ کر دیا گیا ہے۔ کرفیو کے نفاذ کے اعلان کے بعد ریڈیو بغداد خاموش ہو گیا ہے۔ ابھی تک یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ بغاوت کرنے والے کس کے حامی ہیں۔ دریں اثناء ملک کے تمام ہوائی اڈے اور سرحدیں بند کر دی گئی ہیں۔

بیروت سے رائٹر نے قاہرہ کے "وائس آف عرب" کے حوالے سے اطلاع دی ہے کہ عراق کے فوجی گورنر نے بغداد میں غیر معینہ عرصہ کے لئے کرفیو نافذ کر دیا ہے۔ گورنر جنرل کا اعلان بار بار ریڈیو بغداد پر پڑھ کر سنایا گیا۔ اعلان میں یہ نہیں بتایا گیا کہ کرفیو کب تک نافذ رہے گا۔ ملک کی فوج اور سکیورٹی سروس کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ کرفیو کی پابندی پر عمل درآمد کا جائزہ لیں اور خلاف ورزی کرنے والے کے خلاف اقدام کریں۔

درخواست دعا

برادرم عزیز شمس الحق چند روز سے زیادہ بیمار ہیں رات کو سانس کی تکلیف زیادہ ہو جاتی ہے احباب اور بزرگان سلسلہ کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے آمین۔ (شیخ نور الحق ایم این خدیجہ بک ڈپو)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۷